مادر علمی کی دعوت پر جس محبت شوق اور والہانہ عقیدت کا اظہار کیا اور جس طرح مالی وسائل فراہم کرنے میں کردار ادا کیا اس پر ہم تہہ دل سے شکر گزار ہیں۔ جزاکم اللہ خیر الجزاء

ہمارے ان فاضل علماء سے یہ بات مخفی نہیں ہے کہ دن بدن بڑھتی ہوئی مہنگائی اور بعض اشیاء کی کمیابی اور ضرورتوں میں اضافہ نے بھی بعض مشکلات پیدا کی ہیں۔ جس کی وجہ سے سالانہ میزانیہ میں اضافہ ناگزیر ہوا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی بے پایاں رحمتوں سے ہم کبھی مایوس اور ناامید نہیں ہوئے۔ وہ اس دین کی سربلندی کے لئے کئی در کھول دیتا ہے۔ اس کے ساتھ جامعہ کے تمام بہی خواہ اور خصوصاً فضلاء جامعہ سے بھی یہ امید ہے کہ وہ جامعہ کی ضرورتوں کا خاص خیال رکھیں گے اور پہلے سے زیادہ وسائل فراہم کرنے کا عہد کریں گے۔

ہم بھی اپنے ان علماء کرام کو یقین دلاتے ہیں کہ جامعہ کے معیار تعلیم کو بہتر بنانے، وقت کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتیں بروئے کار لائیں گے اور اپنے ان عظیم فرزندوں کے ساتھ مسلسل رابطہ رکھیں گے اور انہیں جامعہ کی کارکردگی سے باخبر رکھیں گے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہو۔ آمین

☆......☆......☆......☆......☆......☆......☆

نئی حکومت...... عوامی توقعات

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں اس وقت انتقال اقتدار کا مرحلہ جاری ہے۔ اُمید ہے ان سطور کی اشاعت تک یہ کام بخیر وخوبی پایہ تکمیل کو پہنچ جائے گا۔ ان شاء اللہ۔ اور پاکستان کی دو بڑی سیاسی جماعتیں اقتدار میں آ جائیں گی۔ جنہیں دیگر سیاسی اور دینی جماعتوں کی آشیرباد بھی حاصل ہو گی۔ اس طرح قائم ہونے والی حکومت بجا طور پر قومی حکومت کہلانے کی حقدار ہو گی اور تمام صوبوں کی نمائندگی کا حق ادا کرے گی۔ اقتدار میں آنے والی جماعتیں مختلف معاہدے (اعلان مری) کر چکی ہیں۔ اُمید ہے وہ ان معاہدوں

کی نہ صرف پاسداری کریں گی' بلکہ پوری قوم کی اُمنگوں اور آرزوؤں کی تکمیل بھی کریں گی۔ہم بھی ان سطور کے ذریعے چند گذارشات پیش کرنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ یہ انتہائی مناسب وقت ہے کہ ان جماعتوں کے اکابرین کو یہ احساس دِلا دیا جائے کہ وہ جس پاکستان کی قیادت وسیادت کرنے جارہے ہیں' وہ وطن لاکھوں افراد کی شہادت سے حاصل ہوا ہے۔ لاتعداد ماؤں بہنوں اور بیٹیوں کی عصمتیں قربان ہوئیں۔ بیشمار بچے یتیم ہوئے اور لاکھوں خاندان برباد اور بے گھر ہوئے۔اس عظیم وطن کی بنیاد بے مثال قربانیوں پر رکھی گئی ہے اور یہ عدیم المثال قربانیاں صرف اور صرف اسلام کے نام پر دی گئی تھیں۔

اس میں شک نہیں کہ پاکستان بے شمار مسائل سے دوچار ہے' جہاں داخلی بدامنی' دہشت گردی عروج پر ہے' وہاں خارجی مسائل بھی گھمبیر صورت اختیار کر چکے ہیں۔ پاکستان کی ساکھ داؤ پر لگی ہوئی ہے اور وطن عزیز کو یورپی میڈیا انتہائی خطرناک صورت میں پیش کر رہا ہے۔جس کی تازہ مثال ''اکنامکس'' کا ٹائیٹل ہے۔ جس میں گرنیڈ (دستی بم) کی تصویر پر پاکستان لکھا ہوا ہے۔ ان حالات میں آنے والی حکومت کی اولین ذمہ داری ہے کہ وہ پاکستان کے وقار کو بحال کرائیں اور جو غلط فہمیاں یورپ میں پائی جاتی ہیں' ان کا فوراً ازالہ کریں۔ نیز اپنی خارجہ پالیسی پر فوراً نظرثانی کریں اور ایسا طرزِ عمل اختیار کریں کہ پاکستان امریکہ یا برطانیہ کا دم چھلہ نہ لگے۔ خصوصاً افغانستان اور عراق کے بارے میں دوٹوک موقف اختیار کریں اور طالبان کی جنگ کا رُخ افغانستان کی طرف کریں۔ داخلی مسائل کا از سرنو جائزہ لیں اور نہایت منصفانہ اور عادلانہ پالیسی اختیار کریں۔ جن لوگوں کے خلاف ہتھیاروں کا آزادانہ استعمال ہو رہا ہے' ان کی جگہ مذاکرات کا آغاز کریں تاکہ مسائل کا حل نکل سکے اور ان کے جائز مطالبات کو تسلیم کر کے علاقے میں امن بحال کیا جا سکے۔ پاکستان میں ہونے والے خودکش بم دھماکوں کو روکنے کا ایک ہی راستہ ہے کہ ان لوگوں کو یقین دلایا جائے کہ اب ان کے خلاف قوت کا استعمال نہیں ہوگا' بلکہ گفت وشنید سے مسائل حل ہوں گے۔

اسی طرح پاکستان میں بڑھتی ہوئی لاقانونیت کو لگام دی جائے اور ان لوگوں کے خلاف سخت ایکشن لیا جائے۔ جو قانون کو موم کی ناک سمجھتے ہیں اور انہوں نے مختلف مافیے بنا لیے ہیں اور ملک میں منشیات کا کھلے

عام دھندا کرتے ہیں۔ قبضہ گروپ کی شکل میں سرکاری اور غیر سرکاری اراضی پر غاصبانہ قبضہ روز کا معمول ہے اور انسانوں کی سمگلنگ جیسا گھناؤنا کاروبار کرتے ہیں اور اب تک سینکڑوں خاندانوں کو برباد کر چکے ہیں۔

ملک میں چادر اور چاردیواری کو تحفظ فراہم کیا جائے۔ جرائم پیشہ لوگ دن کی روشنی میں لوٹ مار کر رہے ہیں۔ اغواء برائے تاوان' گینگ ریپ (اب حال ہی میں کراچی میں قائد کے مزار پر جو کچھ ہوا) زبردستی گھروں میں داخل ہو کر عزتوں کو پامال کر رہے ہیں۔ اس کی روک تھام کے لیے قانون کو حرکت میں لانا ہوگا۔ نیز مزید قانون سازی کی ضرورت ہوئی بھی تو اس کا موثر انتظام کرنا ہوگا۔

پاکستان میں روزمرہ کی اشیاء عام اور سفید پوش لوگوں کی دسترس سے بھی دور ہو گئی ہیں۔ مہنگائی نے مزدوروں اور ملازم پیشہ لوگوں کی کمر توڑ دی ہے۔ اب صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے۔ اس پر قابو پانے کی ضرورت ہے۔ حکومت میں آتے ہی روزمرہ اشیاء مثلاً آٹا' گھی' چینی کی قیمتوں کو کم کیا جائے۔ اس پر سبسڈی بھی دینی پڑے تو دریغ نہ کیا جائے اور مختلف نارواٹیکسز کو نہ صرف کم بلکہ ختم کیا جائے۔ اس کے لیے حکومت اپنے اخراجات میں نمایاں کمی کرے۔ وزیراعظم ہاؤس اور صدارتی کیمپ کے اخراجات جو کہ اب اربوں میں ہیں' ختم کیا جائے اور سادگی کو اختیار کرتے ہوئے عوام سے بوجھ اتارا جائے۔

تعلیم کے شعبہ پر خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔ سابقہ حکومتیں جمع تفریق تو خوب کرتی رہی ہیں' لیکن پاکستان میں خواندگی میں اضافہ نہ کر سکے۔ آئے دن نصاب اور نظام کی تبدیلی سے تعلیم مذاق بن کر رہ گئی ہے۔ اس کو کنٹرول کیا جائے اور ایف اے تک نصاب اور نظام پر اتفاق رائے سے استحکام پیدا کیا جائے' تاکہ کسی طالع آزما کو بار بار تبدیلی کی جرات نہ ہو سکے۔

اسی طرح دینی مدارس کی اسناد کو ان کا حق دیا جائے۔ وفاق اور تنظیم کے تحت ہونے والے امتحانات کو باقاعدہ تسلیم کرتے ہوئے ان کی درجہ بندی کے مطابق الثانویہ العامہ کو میٹرک اور الثانویہ الخاصہ کو ایف اے کی اسناد کے مساوی درجہ دیا جائے۔ جبکہ الشہادۃ العالیہ کو بی اے کے برابر قرار دینے کے لیے ہائرایجوکیشن نوٹیفکیشن جاری کرے۔ جیسا کہ پہلے الشہادۃ العالمیہ کے بارے میں جاری ہو چکا ہے' دینی مدارس کے بارے میں سابقہ

حکومت کی کارکردگی مایوس کن رہی۔انہوں نے معاندانہ رویہ اختیار کیے رکھا اور بلاوجہ اختلافات کو ہوا دی اور مدارس کی حسن کارکردگی کو عمداً منفی ثابت کرنے کی کوشش کی۔اس لیے آنے والی حکومت مدارس کے بارے میں مثبت رویہ اختیار کرے اور انہیں معاشرے میں اس کا صحیح مقام دے اور یکطرفہ پروپیگنڈہ بند کرے اور ارباب وفاق وتنظیمات سے باقاعدہ مذاکرات کا آغاز کر کے مسائل کو حل کرے۔

برسراقتدار آنے والی حکومت کو بخوبی جان لینا چاہیے کہ پاکستان اسلام کے نام پہ حاصل ہوا۔اس کی بقا اور سالمیت بھی اسلام سے وابستہ ہے۔لہٰذا اسلامی احکامات کی تنفیذ کا عمل بتدریج شروع کیا جائے اور شریعت بل کو بنیاد بنا کر کام کا آغاز کیا جائے اور راستے کی ہر رکاوٹ کو ختم کیا جائے اور ایسے تمام قوانین جن کی بنیاد قرآن وسنت کے خلاف ہے یک قلم ختم کیے جائیں' نفاذ اسلام کے لیے مخلصانہ کوششیں کی جائیں۔

حقوق نسواں بل پر از سرنو غور کیا جائے اور اسلام نے مرد اور خواتین کے جو حقوق بیان کیے ہیں' اس کی بنیاد پر قانون سازی کی جائے۔بعض قوانین میں سقم ہے' وہ بلا تاخیر درست کیے جائیں۔توہین رسالت آرڈیننس کی آڑ میں بے جا پکڑ دھکڑ کو روکنے کے لیے توہین رسالت کی صحیح وضاحت کی جائے۔

پاکستان میں بعض طبقے ایسے ہیں جو ہمیشہ محرومیوں کا شکار رہے ہیں۔ان پر خصوصی توجہ دی جائے۔خصوصاً زمیندار اور ہاری جو ہمارے لیے اناج اُگاتے ہیں' ان کو مکمل تحفظ فراہم کیا جائے اور ان کو فصلوں کی صحیح قیمت ادا کرائی جائے اور ان کے زیر استعمال اشیاء کو سستا کیا جائے۔

ہم آنے والی حکومت سے بجا طور پر یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ اپنی مدت کو پورا کرنے کے لیے سوچ سمجھ کر اقدام اٹھائے گی اور عوام کی بہتر خدمت کر کے عوامی حمایت حاصل کرے گی اور ہماری گزارشات کو بھی ترجیحات میں شامل کرے گی تاکہ یہ وطن امن کا گہوارہ بن جائے اور اس کی گرتی ہوئی ساکھ کو سہارا مل جائے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ وطن عزیز کی حفاظت فرمائے۔شر اور فتنہ سے محفوظ فرمائے۔آمین۔

☆......☆......☆......☆......☆......☆......☆